قضا نماز اور قضا عمری

اُمِ عبدِ منیب



مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قضا نماز
اور
قضا عمری

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092



نام کتاب ________ قضا نماز اور قضا عمری

اہتمام ________ محمد عبد منیب

ناشر ________ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ________ صفر ۱۴۳۱ھ

قیمت ________ 16:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

نماز کی اہمیت

نماز ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ وقت ادا کرنا فرض ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ (النساء)

جیسے ہی کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے یا وہ بالغ ہو جاتا ہے، اس پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس وقت اس پر یہ بھی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ وضو، غسل وغیرہ کے مسائل سمجھ لے اور نماز کے الفاظ اور طریقہ بھی سیکھ لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان: ۸۲۔ ابو داؤد: ۴۶۷۸۔ ابنِ ماجہ: ۱۰۷۸)

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔ (ترمذی: ۲۶۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ (ابنِ ماجہ: ۱۰۷۹۔ ترمذی: ۲۶۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک قتال کرنے کا حکم

دیا گیا ہے جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں اور نماز ادا نہ کریں۔

(بخاری: ۲۵۔ مسلم: ۲۲۔ ابو داؤد: ۱۵۵۶)

ان تمام احادیث سے پتا چلتا ہے کہ نماز اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منافق بدترین مسلمان ہونے کے باوجود نماز ادا کرتے تھے اور نماز ہی کی وجہ سے انہیں مسلمانوں والی مراعات اور تحفظات حاصل تھے۔

نماز وقت پر ادا نہ کر سکنے کے شرعی عذر:

ایک مسلمان کے جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ کسی مجبوری کی بنا پر اس کی کوئی ایک یا چند نمازیں قضا ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:

☆ گہری نیند سوئے ہوئے شخص کو نماز کے وقت جاگ نہ آنا

☆ جنگ کی شدت کی وجہ سے نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملنا

☆ سفر کی وجہ سے نماز پڑھنے کا وقت نہ ملنا

☆ طہارت حاصل کرنے یا وضو کرنے کا بروقت موقع یا وسائل حاصل نہ ہونا

☆ کسی دوسرے کی جان بچانے میں مشغول ہو جانا

☆ ڈوبتے ہوئے یا آگ لگ جانے کی صورت میں لوگوں کو بچانا

☆ زخمی کو ہسپتال پہنچانا

☆ قدرتی آفات کے مواقع پر جانیں یا اموال بچانے میں مصروف ہونا

☆ ڈاکٹر کی مریض کے علاج یا آپریشن میں مصروفیت

جہاد میں مشغولیت کی وجہ سے نماز رہ جانا:

غزوۂ خندق کے روز رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز ادا نہ کر سکے تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے نمازِ ظہر کے لیے اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح پڑھائی جیسے اسے اپنے وقت پر ادا کرتے ہوئے پڑھاتے تھے۔ پھر انہوں (بلالؓ) نے مغرب کے لیے اذان کہی اور پھر آپ نے یہ نماز بھی اسی طرح پڑھائی جس طرح آپ ﷺ اس نماز کو اپنے وقت پر ادا کرتے ہوئے پڑھاتے تھے۔ (نسائی: ۶۲۱۔ احمد: ۳/۲۵)

ایک روایت میں ہے کہ خندق کے روز رسول اللہ ﷺ کی چاروں نمازیں رہ گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپؐ نے عشا کی نماز پڑھائی۔

(نسائی: ۸/۶۔ احمد: ۱/۳۷۵)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے روز عمر رضی اللہ عنہ غروبِ آفتاب

کے بعد قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے نمازِ عصر ادا نہیں کی حتّٰی کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: واللہ! میں نے بھی نمازِ عصر ادا نہیں کی۔ پھر ہم سب بطحان میں آئے، ہم نے وضو کیا اور غروبِ آفتاب کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔

(بخاری: ۵۹۸، ۵۹۶۔ مسلم: ۶۳۱۔ ابنِ حبان: ۲۸۸۹)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں کافروں نے درمیانی نماز عصر سے باز رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

(بخاری: ۲۹۳۱۔ مسلم: ۶۲۸)

نیند کی وجہ سے نماز رہ جانا:

ایک بار رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ سفر پر نکلے۔ آپ رات گئے آرام کرنے کے لیے اترے تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں وقت پر نمازِ فجر کے لیے جگا دوں گا لیکن انہیں نیند آ گئی تو سبھی سوئے رہ گئے، جب بیدار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں وہاں سے کوچ کا حکم دیا اور آگے جا کر سورج بلند ہونے پر اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی۔ (مؤطا امام مالك، ح: ٢٤۔ بخاری: ٥٩٥)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص غلبہِ نیند کی وجہ سے وقت پر نماز نہ پڑھ سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قصور اور کوتاہی سونے میں نہیں بلکہ جاگنے میں

ہے (یعنی جاگتے ہوئے بھی وقت پر نماز نہ پڑھنا) جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو یا رہ جائے تو جب اسے یاد آئے اسی وقت نماز پڑھ لے۔

(مسلم: ٦٨١)

سنن ابی داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ صرف قصور اور کوتاہی ایسے شخص میں ہے جو نماز کو (جان بوجھ کر) نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

(ابو داؤد: ٤٤١، ٤٣٧۔ ابنِ ماجہ: ٦٩٨)

بھول کر نماز رہ جانا:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا ہے، وہ اسے اسی وقت پڑھ لے جب یاد آ جائے کیوں کہ اس کا اس کے علاوہ کوئی کفارہ نہیں۔

(بخاری: ٥٩٧۔ مسلم ٢٦٨٣۔ ابنِ ماجہ: ٦٩٦۔ ابو داؤد: ٤٤٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اسی حدیث کے آخر میں یہ بھی اضافہ ہے کہ: کیوں کہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ (جب میں تجھے یاد آؤں تو نماز قائم کر)۔(مسلم: ٦٨٠۔ ابو داؤد: ٤٣٥۔ ابنِ ماجہ: ٦٩٧)

حاصل:

☆ عذر ختم ہوتے ہی سب سے پہلے نماز ادا کی جائے گی۔

☆ قضا نمازوں کی ادائیگی ترتیب کے ساتھ کی جائے گی۔ مثلاً

☆ کسی سفر کی وجہ سے نمازِ ظہر، عصر اور مغرب رہ گئی تو وہ عذر دور ہوتے ہی پہلے ظہر، پھر عصر، پھر مغرب اور پھر عشا ادا کرے گا۔ وہ یہ نہیں کر سکتا کہ پہلے موجود وقت کی نماز پڑھے اور بعد میں قضا نماز پڑھے۔

قضا نماز اگلے دن کی نماز کے ساتھ پڑھنا غلط ہے:

بعض لوگ جس وقت کی نماز رہ جائے اسے اگلے روز اس وقت کی نماز کے ساتھ پہلے یا بعد میں پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ احادیث سے ثابت نہیں لہٰذا درست نہیں ہے۔

ایک رکعت برابر کسی نماز کا وقت پالینا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے (اس کی نماز ہو جائے گی) اور جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو وہ بھی اپنی نماز پوری کرلے۔ (صحیح بخاری: ٥٥٦۔ نسائی: ٥١٥)

فوت شدہ نماز سے پہلے موجودہ وقت کی نماز پڑھ لینا:

اگر کسی نے بھول کر یا لاعلمی میں فوت شدہ نماز پڑھنے سے پہلے موجودہ وقت کی نماز پڑھ لی تو عذر کی وجہ سے اس کی یہ نماز درست ہوگی۔

(فتاویٰ اصحاب الحدیث ص:۱۴۱)

لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنا درست نہیں۔

حاصل:

☆ سورج نکلتے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

☆ جس کی نماز کسی حقیقی عذر کی وجہ سے رہ جائے اور ابھی سورج ڈوبنے یا نکلنے میں اتنا وقت باقی ہو کہ وہ ایک رکعت ڈوبنے یا نکلنے سے پہلے ادا کر سکتا ہے تو نماز شروع کر لے چاہے نماز پڑھتے پڑھتے سورج ڈوب جائے یا نکل جائے۔ اس صورت میں اس کی نماز اپنے اصل وقت کے اندر ہی شمار ہوگی۔

☆ اگر سورج نکل رہا ہے یا نکلنے کے بالکل قریب ہے تو پھر پوری طرح سورج نکل آنے کا انتظار کرے۔

☆ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے بالکل قریب ہے تو سورج پوری طرح ڈوب جانے کا انتظار کرے۔

قضا نماز ادا کرتے وقت صرف فرض یا سنت بھی؟

مفتی محمود احمد میر پوری لکھتے ہیں: اصل نماز چوں کہ فرض ہی ہے اس لیے قضا نماز ادا کرتے وقت فرض پڑھ لینا کافی ہے جب کہ بعض فقہا کے نزدیک قضا نماز کو مکمل یعنی سنتوں کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ صراطِ مستقیم)

حاصل:

☆ صرف فرض پڑھنا بھی درست ہے اور سنتوں کو ادا کر لینا بھی صحیح ہے۔

اگر جمعہ کی نماز قضا ہو جائے:

مولٰنا عبدالستار رحماد لکھتے ہیں: جمعہ کی نماز فوت ہو جائے یا امام کے ساتھ دوسری رکعت کے سجدہ میں شامل ہو تو اسے ظہر بصورت قضا پڑھنا ہوگی۔ جمعہ کی نماز کے لیے کم از کم ایک رکعت پانا ضروری ہے۔ کیوں کہ حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت (کسی نماز کی) پالی اس نے نماز کو پالیا۔

(بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ: ۵۸۰۔ فتاویٰ اصحاب الحدیث ص:۱۴۱)

کیوں کہ جمعہ کا بدل ظہر کی نماز ہے لہٰذا جس کی جمعہ کی نماز رہ جائے اس کے بدلے ظہر کی نماز پڑھے گا۔

چاند کی رویت کا پتا نہ چلنے پر عید کی نماز رہ جانے کی قضا:

☆ اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے اور دوسرے دن روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو کہ چاند تو کل نظر آ گیا تھا تو ایسی صورت میں اگر یہ خبر عید کی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد ملی تو روزہ کھول لیں اور عید کی نماز اگلے روز ادا کریں۔ (ابو داؤد: ۱۱۵۷۔ ابنِ ماجہ: ۱۶۵۳)

☆ عید کی نماز کا وقت سورج کے روشن ہو جانے کا وقت ہے لیکن کسی وجہ سے رہ

جائے تو زوال سے پہلے پہلے تک اسے پڑھا جا سکتا ہے۔

☆ اگر کوئی عید کی نماز میں شامل نہیں ہو سکا تو وہ دو رکعت الگ پڑھ لے یا پھر دیر سے آنے والوں کے ساتھ مل کر دوسری بار جماعت کے ساتھ پڑھ لے۔

قضا نماز کی اذان، اقامت اور جماعت:

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے باپ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم (خیبر سے لوٹ کر) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اتنے میں بعض لوگوں نے کہا: کاش آپ رات کو اتریں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ تم نماز کے لیے نہیں اٹھ سکو گے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نماز کے لیے جگا دوں گا۔ پھر سب لیٹ گئے اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے لگائی اور نیند کے غلبے سے سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے۔ اس وقت سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آیا تھا اور فرمایا: اے بلال! تو نے کہا تھا (کہ میں جگا دوں گا)۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری جانیں قبض کر لیں اور جب چاہا پھر لوٹا دیں۔ اے بلال! اٹھ اور اذان دے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپؐ نے وضو کیا۔ جب سورج بلند ہوا اور خوب سفید ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔ (بخاری: ۵۹۵)

حاصل:

☆ صبح کی نماز قضا ہو جائے تو سورج کا رنگ سفید ہونے کا انتظار کیا جائے گا کیوں کہ سورج نکلتے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

☆ اگر ایک سے زیادہ لوگوں کی نماز رہ جائے تو وہ جماعت کرا سکتے ہیں۔

☆ اذان اور اقامت بھی کہی جا سکتی ہے۔

اگر صرف سنتیں چھوٹ جائیں:

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (ظہر کی دو سنتیں) پڑھیں اور فرمایا:

مجھے عبدالقیس کے لوگوں نے کام میں پھنسا دیا، ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھنے دیں۔ (بخاری، اوائل کتاب مواقیت الصلوٰۃ، ح: ۵۹۰)

حاصل:

☆ فرض نمازوں کی سنتیں چھوڑی جا سکتی ہے لیکن ادا کرنے میں اجر ہے۔

☆ اگر وقت پر سنتیں نہ پڑھ سکیں اور بعد میں ادا کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ ایک اختیاری معاملہ ہے۔

مسلسل نماز نہ پڑھنے کے خود ساختہ بہانے:

☆ مسلمان ہونے کے لیے صرف مسلمان گھرانے میں پیدا ہونا کافی سمجھنا

☆ مسلمان ہونے کے لیے صرف کلمہ طیبہ پڑھنا کافی سمجھنا

☆ صرف عید یا جنازے کی نماز پڑھنا کافی سمجھنا

☆ برکت کے لیے صرف فجر کی نماز پڑھ لینا

☆ نمازی کہلانے کے لیے کوئی نماز پڑھ لینا کوئی چھوڑ دینا

☆ صرف مصیبت کے وقت نماز پڑھنا

☆ صرف کسی کے بتائے ہوئے وظیفے کے ساتھ نماز پڑھنا

☆ نماز کی بجائے خود ساختہ ورد و ظائف کافی سمجھنا

☆ مغرب سے درآمدہ یہ خیال کہ نماز پر خدمت خلق کو ترجیح حاصل ہے۔

☆ تصوف کا یہ تصور کہ نماز سے زیادہ اہم شیخ کے بتائے ہوئے مراقبے اور وظیفے ہیں۔

☆ تصوف کے ملامتیہ گروہ کا یہ خیال کہ گناہ کے کام جان بوجھ کر کرو تا کہ لوگ تمہیں ملامت کریں مثلاً نماز نہ پڑھنا، نمازیوں کو برا بھلا کہنا، شراب پینا، عورتوں میں بیٹھنا وغیرہ۔

☆ نمازیوں کے کردار پر طعن کرنا، یہ بھی روشن خیال، مغرب زدہ لوگوں کا وتیرہ ہے۔ نماز پڑھنے والوں، داڑھی والوں، پردہ کرنے والوں اور دین کا کام کرنے والوں پر طعن و تشنیع کرنا اور ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے والی باتیں مشہور کر

دینا۔ مغرب زدہ لوگ اپنے لیے ہر قسم کا جھوٹ، خیانت، حرام خوری، کو جائز سمجھتے ہیں لیکن نمازی یا داڑھی والے دیندار آدمی میں ایسی خامی نظر آ جائے تو اسے مرچ مسالہ لگا کر خوب اچھالتے ہیں۔

☆ بعض لوگ اپنے عیوب اور شریعت سے بیگانگی پر پردہ ڈالنے کے لیے کہتے کہ نماز دل کی ہوتی ہے۔

☆ بعض لوگ کہتے ہیں ہم فلاں نمازی کی طرح منافق نہیں، ہم اپنا دل صاف رکھتے ہیں۔ ورنہ جتنی جی چاہے نمازیں پڑھ لو کچھ فائدہ نہیں۔

☆ بعض کہتے ہیں: نماز بندے اور رب کا معاملہ ہے۔ جس کا جی چاہے پڑھے، جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔ حالانکہ حدیث کی رُو سے نماز بندے اور رب کا ایسا اہم معاملہ ہے کہ اس کے بغیر آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

مسلسل چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کا مسئلہ:

جس وقت آدمی کو شعور آ جائے کہ اسے نماز ادا کرنا چاہیے اور اس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل کام کرے:

☆ اللہ کے حضور بار بار گڑگڑائے اور معافی طلب کرے۔

☆ عہد کرے کہ آئندہ کبھی جان بوجھ کر فرض نماز نہیں چھوڑے گا۔

☆ جس دور میں اس نے نمازیں چھوڑے رکھیں اسے اپنا دورِ ارتداد یا دورِ کفر سمجھے

گو معاشرے نے اُسے کافر یا مرتد نہ کہا اور نہ ہی سمجھا ہو۔

جس وقت سے اس نے نماز شروع کی اس وقت سے اپنے آپ کو مسلم تصور کرے، فرمانِ ربی ہے:

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔

''آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے۔'' (الانفال:۳۸)

فرمانِ نبوی ہے: اسلام (قبول کر لینا) اس سے پہلے کیے ہوئے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس لیے آدمی جو نمازیں ایک طویل عرصہ تک چھوڑتا رہا ان کی قضا کی ضرورت نہیں۔ ہاں آئندہ کے لیے ارکانِ اسلام کی پابندی کرے اور جو رہ جائے (کسی عذر کے سبب) وہ عذر ختم ہونے کے ساتھ ہی ادا کر لے۔

طویل عرصہ تک چھوٹی ہوئی نمازوں کو ادا کرنا ایک مشکل ترین امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کو ناپاکی کے ایام میں چھوٹی ہوئی نمازیں ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا جب کہ روزے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس شخص کی طویل عرصہ تک نمازیں چھوٹ گئیں اس کا معاملہ بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔

گو معاشرے نے اسے کافر یا مرتد نہ کہا اور نہ ہی سمجھا ہو۔

جس وقت سے اس نے نماز شروع کی اس وقت سے اپنے آپ کو مسلم تصور کرے، فرمانِ ربی ہے:

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔

''آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیجیے جائیں گے۔'' (الانفال:۳۸)

فرمانِ نبوی ہے: اسلام (قبول کر لینا) اس سے پہلے کیے ہوئے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس لیے آدمی جو نمازیں ایک طویل عرصہ تک چھوڑتا رہا ان کی قضا کی ضرورت نہیں۔ ہاں آئندہ کے لیے ارکانِ اسلام کی پابندی کرے اور جو رہ جائے (کسی عذر کے سبب) وہ عذر ختم ہونے کے ساتھ ہی ادا کر لے۔

طویل عرصہ تک چھوٹی ہوئی نمازوں کو ادا کرنا ایک مشکل ترین امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کو ناپاکی کے ایام میں چھوٹی ہوئی نمازیں ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا جب کہ روزے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس شخص کی طویل عرصہ تک نمازیں چھوٹ گئیں اس کا معاملہ بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔

لے۔ قبولیت کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ آئندہ کے لیے توبہ کرے اور کبھی بھی جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑے۔

قضا عمری:

قضا عمری ایک خود ساختہ اصطلاح ہے۔ احادیث میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ مسئلہ بعض لوگوں نے اپنی طرف سے مشہور کر رکھا ہے کہ جو شخص طویل عرصے تک نمازیں ادا نہ کرے، وہ رمضان کے آخری جمعہ والے دن ترتیب کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھ لے۔

جس شخص نے طویل عرصے تک نمازیں ادا نہیں کیں اسے فوراً توبہ کر کے آئندہ نماز وقت پر ادا کرنے کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

قضا عمری فرض نمازوں میں کوتاہی کا کفارہ:

بعض کا کہنا ہے کہ قضاء عمری یعنی رمضان کے آخری جمعہ میں پانچ نمازیں پڑھ لینا، فرض نمازوں میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں ان کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ یہ مسئلہ بھی خود ساختہ ہے۔

فرض نمازوں میں کوتاہی سے مراد فرض نماز کا چھوٹنا نہیں بلکہ اس کے خشوع و خضوع اور ارکان کی ادائیگی اور شرائط ہیں۔ جو اُن جانے میں کوئی کمی رہ جاتی ہے، اس کے متعلق نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز پہلے آدمی کی فرض نمازیں لائی جائیں گی، اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو تطوع (نفل نمازوں) سے پوری کردی جائے گی۔'' (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ، باب قول النبی لا یتمها صاحبها تتم من تطوعه۔ ترمذی، باب ما جاء اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلوٰۃ)

لہٰذا فرض نمازوں کے علاوہ زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ فرض نمازوں کی کوتاہی روزِ قیامت پوری ہو سکے۔ نفل نمازوں میں سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ بھی شامل ہیں اور دیگر نفل نمازیں بھی۔

کیا نماز کا کفارہ، فدیہ یا نیابت ہے؟

نماز ہر مسلمان پر واجب ہے، حتّٰی کہ سخت بیماری میں اشارے سے پڑھنے کا حکم ہے۔ خوف کے وقت نماز کی رکعتوں میں کمی کردی گئی لیکن چھوڑ دینے کی اجازت نہیں۔ پانی نہ ملے تو تیمّم کا حکم دیا لیکن نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

نماز ایک بدنی اور قولی عبادت ہے جو خالصتاً اللہ اور بندے کے تعلق کا مظہر ہے۔ لہٰذا اس تعلق کو کسی آدمی کی جگہ پر دوسرا اسے نہ پورا کرسکتا ہے نہ نباہ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ:

☆ کسی نماز کے رہ جانے کا شریعت نے کوئی کفارہ نہیں بتایا گو بعض دوسرے گناہوں یا عبادات میں غلطی ہوجانے کا کفارہ بتایا گیا ہے۔

☆ کسی نماز کے رہ جانے کا شریعت نے کوئی فدیہ نہیں بتایا حالانکہ بعض عبادات

رہ جانے کا فدیہ بتایا گیا ہے۔ جیسے ایسا بوڑھا یا بیمار جو کبھی روزہ رکھنے کی حالت میں نہیں ہو سکے گا۔ وہ روزے کا فدیہ ادا کرے گا۔

☆ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کر سکتا حالانکہ مالی عبادات کو کوئی دوسرا کسی کی طرف سے عذر کی صورت میں ادا کر سکتا ہے۔ جیسے حج بدل یا زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ۔

فوت ہونے والے کے ذمہ نمازوں کا حکم:

اگر کوئی شخص فوت ہو گیا اور اس نے کچھ نمازیں یا بہت زیادہ فرض نمازیں ادا نہیں کی تھیں تو اس کا اب کوئی ازالہ نہیں ہو سکتا۔ ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ جیسے بھی پڑھے اپنی نمازیں اپنی زندگی میں، بروقت ادا کرنے کی کوشش ہر کام سے زیادہ بڑھ کر کرے، کیوں کہ نماز کا بدل کوئی دوسری عبادت نہیں ہے۔

کسی دوسرے کے لیے نماز پڑھنا:

کسی زندہ یا مردہ کے لیے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ نہ ہی نماز پڑھ کر اس نماز کا ثواب مِلک کر سکتے ہیں۔ احادیث میں اس کی قطعی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ وجہ یہاں بھی یہی ہے کہ نماز بندے اور اللہ کے درمیان رابطے کا سب سے اہم مظہر ہے اور یہ رابطہ بذاتِ خود کرنا واجب ہے۔

بعض لوگ اپنے مردہ لوگوں کی طرف سے روزانہ دو نفل پڑھتے ہیں، یہ کام

بدعت کے زمرے میں آتا ہے۔

مردوں کے لیے کام صرف دعائے مغفرت آتی ہے۔ نیکی کا کوئی کام کرنے کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے لہٰذا نماز کے آخر میں مردے کے لیے مغفرت کی دعا کرنا مؤثر ضرور ہو سکتا ہے چاہے یہ فرض نماز ہو یا نفل، لیکن مردے کے لیے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور ایصالِ ثواب)



اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔ لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے...... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر...... اسلامی اقدار و آداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا...... زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ......کفالت بہ کسب حلال ......حفاظت اوامر ونواہی ......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔



اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔ طاؤس ورباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	مریم خنساء	40/-

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور